OPEN ACCESS
ACTA ISLAMICA
ISSN (Print): 2411-7315
ISSN (Online): 2791-0067
https://aisbbu.com/

سمندری مخلوق مچھلی مع اقسام،احناف وشوافعی مسالک اور حلال معیارات
چند نئے ابھرتے سوالات کی روشنی میں ایک جائزہ

Hanafi and Shafii Jurisprudence on Sea Creatures particularly Fish and Its types and Its Impact on Halal Standards

Dr. Inayat ur Rahman
Alumni, Department of Islamic Thought and Civilization University of Management and Technology, Lahore
Email: inayatbary@gmail.com
https://orcid.org/0009-0007-8157-299X

Dr. Saeed Ur Rahman
Visiting Lecturer, Islamic studies University of Engineering and Technology Peshawar

Khushhall Shaheen
M.Phil Scholar Department of Islamic Thought and Civilization, School of Social Sciences and Humanities, University of Management and Technology

Abstract

With every passing day and in changing world the question of halal and haram has become very important for Muslims, hence the fiqh of Halal and Haram of food has a renewed interest by the academicians and researchers. Numerous researches had been done on the components of various food items and how chemical processing changes the final product. The Designing of Halal standards on the basis of these variant opinions are also affected as countries of Muslim majority follow different fiqhs. In this context consumption of different types of fish is of apprehension due to variant opinions of Muslim jurists particularly Fiqh of Shafii and Fiqh of Imam Abu Hanifa followed in Malaysia and Pakistan respectively. Not every sea creatures is fish hence not halal and also not every fish is allowed. Shafii and Hanafi both differ on the issue of fish and this difference is also reflected on the Halal standards in Malaysia and Pakistan. This article broadly discusses the variant opinions Hanafi and Shafii fiqh on the prohibition and allowance of sea creature particularly fish which directly affects the Halal standards of Pakistan and Malaysia. It also presents an analysis on these juristic opinions and how contemporary Jurists and food scientists take up these opinions to incorporate in Halal Standards.
Keywords: *Halal Standards, Malayisa, Pakistan, Fish, Hanafi, Shafii*

تمہید وتعارف

عملی زندگی کے تمام شعبہ جات میں فقہ کا عمل دخل ہو،تو وہاں فقہی اختلاف کی وجہ سے کافی فرق پڑتا۔ فقہی اختلافات کا مقصد وسعت کا ہوتا ہے۔ کہ ایک مسئلہ میں بہت ساری سہولتوں کی گنجایش موجود ہوتی ہے۔البتہ کسی بھی فقہی مسلک پر عمل پیراہونے کے الگ سے شرائط ہیں،جیساکہ بیک وقت ایک مسلک کواختیار کرناوغیرہ تو یہاں بھی بیک وقت ایک مسئلہ کو لیا جاسکتا ہے۔ حلال خوراک معیارات میں فقہ کا استعمال لازمی ہوتا ہے۔اس میں سمندری مخلوق کا ذکر بھی موجود ہے جو اختلافی امور کے قبیل سے تعلق رکھتا ہے۔ ہر ملک نے اپنے صارفین اور عوام کے لئے معیارات بنائے ہوتے ہیں۔ مسلم ممالک حلال خوراک معیارات

cc BY

بناتے ہیں جس میں فقہ کو بھی شامل کرتے ہیں اور غیر مسلم ممالک فقط ان پہلوؤں میں حلال کا خیال رکھتے ہیں جس کا تعلق مسلمانوں کے ساتھ ہو۔ پاکستان اور ملائیشیاء دونوں نے حلال خوراک معیارات بنائے ہیں اور اس میں فقہ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

فقہ عموی طور پر مسائل اور احکامات سے بحث کرتا ہے۔ذیل کے سطور میں سمندری مخلوق کے بارے میں چند سوالات اور خدشات پائے گئے ہیں،ان کے جواب اور وضاحت کے لیے یہ تحقیقی مضمون لکھا گیا۔

مفروضہ

سمندری مخلوق مچھلی مع اقسام،احناف وشوافعی مسالک اور حلال معیارات کے بارے میں لوگ سوالات نہیں پوچھتے ؟

سمندری مخلوق مچھلیوں کے بارے میں احکام اور معیارات کی تحقیق کرنے کے لئے منہج تحقیق کو درج ذیل طریقہ سے اختیار کیا جاسکتا ہے:

1. موضوع کی تعریف :سب سے پہلے موضوع کو واضح کیا گیا۔یعنی سمندری مخلوق مچھلیوں کے بارے میں شرعی احکام اور معیارات کی تحقیق کی گئی کہ کس طرح کی سمندری مخلوق کاذکر قرآن وحدیث میں مذکور ہیں۔اور ان کے حلال یا حرام ہونے کے قواعد کیا ہیں۔
2. تفسیر اور تجزیہ :موضوع سے متعلق جمع کردہ مواد کو تفسیر وتوضیح، تحلیل اور تجزیہ کے ذریعے سمجھنے کی کوشش کی گئی۔اس ضمن میں فقہ کے اصول اور قواعد کو بھی مد نظر رکھا گیا۔ اسی طرح کتبِ فتاوی اور معتبر اسلامی منابع سے بھی مدد لی گئی۔
3. استنباط کا طریقہ کار :جمع شدہ لوازمے کو استنباط واستخراج کے منہج سے بھی گزارا گیا ۔جبکہ بعض مواقع پر منطقی استدلال کا بھی استعمال ہوا۔
4. موضوع کا تجزیہ :تجزیے کے عمل کو موضوع کے اجزاء اور معیارات کے ساتھ موازنہ بھی کیا گیا اور کچھ نئے ابھرتے سوالات کی روشنی میں معیارات کا بھی جائزہ لیا گیا۔اس ضمن میں فقہ امام ابو حنیفہؒ اور فقہ امام شافعیؒ کا بھی مطالعہ کیا گیا۔
5. معیارات کی توثیق :معیارات کے متن،اس سے متعلق ادارے اور اس فن کے ماہرین سے بھی گفت وشنید کا اہتمام کیا گیا۔اس کے علاوہ علمائے ،فقہائے کرام اور معاشرے کے ان لوگوں سے ملاقاتیں بھی ہوئی جن کے اس حوالے سے سوالات تھے۔

موضوع سے متعلق تمام مناہجِ تحقیق کو استعمال کیا گیا۔اس کی روشنی میں جو مضمون سامنے آیا،وہ ذیل کے سطور میں پیش کیا جارہا ہے۔البتہ سوالات تحقیق اور مقاصد تحقیق کے ذریعے اس مسئلہ کو بنیاد سے سمجھنے کی کوشش کی گئی جو درج ذیل ہیں۔

سوالاتِ تحقیق:

1. اقسام اور شناخت: سمندری مخلوق، مچھلیوں کی مخصوص اقسام کی تعریف کیا ہے؟ جس کی بنیاد پر وہ حلال وحرام ہو جاتے ہیں؟
2. پاکستان اور ملائیشیاء کے حلال معیارات جو بالترتیب امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کا فقہ رائج ہیں۔ان دو آئمہ کرام کا اس مسئلہ کے بارے میں استنباط واستخراج کیا کیا ہیں؟
3. نئے ابھرتے سوالات: دورِ حاضر کے چند نئے سوالات کیا ہیں؟

مقاصدِ تحقیق

تحقیق کے مقاصد درج ذیل ہو سکتے ہیں:

1. سمندری مخلوق، مچھلیوں کی مخصوص اقسام کی حلت وحرمت معلوم کرنا۔
2. دونوں ممالک جو فقہ کو فالو کرتے ہیں، کے مناہجِ استنباط واستخراج کو جاننا۔
3. دورِ حاضر کے چند نئے سوالات کو حل کرنا۔

مبحث اول: مچھلی مع اقسام: فقہی آراو تناظر

فی زمانہ سمندری مخلوق کے بارے میں کافی سارے سوالات ہوتے ہیں ،جن کا تسلی بخش جواب درکار ہوتا ہے۔ان سوالات میں نمونے کے طور پر چند سمندری مخلوق کے بارے میں ذکر کیا جارہے کہ:

1. سوشی(sushi) حلال ہے یا حرام؟ سوشی ایک جاپانی سمندری غذا ہے۔یہ عام طور پر چاول، سبزیوں اور دیگر اجزاء کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے۔

2. وہیل حلال ہے یا حرام؟ جدید حیاتیاتی درجہ بندی میں وہیل کو ممالیہ کے طور پر درجہ بندی کیا گیا ہے نہ کہ مچھلی۔ لیکن کافی سارے لوگ اس بارے میں سوال کرتے ہیں[1]۔

3. جھینگا، کیکڑے وغیرہ سمندری مخلوق کے بارے میں بھی سوال کیا جاتا ہے۔

درج بالا سوالات سے ملتے جلتے سمندری مخلوق کے بارے میں دیگر سوالات بھی ہیں جو کیے جاتے ہیں۔ حقیقت میں یہ سوالات ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ کے لیے ہوتے ہیں۔اس کے جوابات بھی دیئے جا چکے ہیں لیکن ان جوابات کا آپس میں ٹکراؤ کی صورت میں شکوک وشبہات نے جنم لی ہے۔اور اسی طرح اس کا مستقل کوئی خاص جواب بھی نہیں بنتا۔البتہ قاعدہ کلیہ اور اصول کے طور پر اس کا جواب دیا جا سکتا ہے۔ان اصولوں کی تحت ہر کوئی جواب تلاش کر سکتا ہے۔اس ضمن میں اس کے لیے تین طرح سے آرا سامنے آتی ہیں:

1. مچھلی کی تعریف کی روشنی میں آرا اور فتویٰ ملتا ہے۔

2. سائنس کی تصدیق کی صورت میں سوال کا جواب دیا جاتا ہے۔

3. شرعی احکامات کی روشنی میں اس کو حل کیا جاتا ہے۔

مچھلی ،تعریف کی بنیادپر دیگر سمندری مخلوق سے الگ پہچان رکھتی ہے۔علمائے کرام اس بات پر متفق ہیں کہ ایسی مچھلیاں جس
)ہوں، حلال ہیں۔اس طبقے کے لحاظ سے لابسٹرز، کیکڑے، آکٹپس، ایپل وغیرہ حلال نہیں۔بعض علمائے کرام کے نزدیک جو جانور Scalesپر سکلز(
وغیرہ۔ بھی پانی میں رہتے ہیں، حلال ہیں۔جبکہ جو دونوں پانی اور زمین پر رہ سکتے ہیں، حرام ہیں۔مثلاً کچھوا، مینڈک
مچھلی کی تعریف کی بحث کے نتیجے میں مچھلی اور آبی جانوروں کو چار گروہ میں تقسیم کیے گئے ہیں:

1) پر سکلز(جن اور فینز Scales۔مچھلیاں ((Finz)) لگے ہو۔مثلاً کوڈ(cod,)
)pollock)، پولاگ(mackerel)، میکریل(herring)، ہیرنگ(halibut)، ہالبیٹ(haddock)، ہیڈاک(flounder مچھلی، فلاؤنڈر(
)، سنیپر، ٹراؤٹ اور کارپ whiting)، سفید مچھلی(sea bass,)، سمندری باس(perch، پیچ(
)یہ تمام علمائے کرام snapper) اور سناپر(orange roughy)اور ینج راوگی(tuna)ٹونا(trout)ٹروٹ(buffalo fish)(salmon)۔سلمون(carp(
کے نزدیک حلال ہیں۔

2۔مچھلیاں یا مچھلی جیسے جانور جن کے فینز(Finz) ہو۔مثلاً مانک مچھلی(monkfish)، کیٹفش(catfish)، شارک(shark)، تلوار مچھلی(swordfish)،ایپل(eel)، بلوفش(blowfish)، کسک(cusk) یہ زیادہ تر علمائے کرام کی نظر میں حلال ہیں۔لیکن کچھ علمائے کرام کے مطابق یہ حلال نہیں۔ان کی نظر میں یہ مکروہ ہے۔

3۔اس میں وہ جانور جو کہ محرک ہو یا غیر محرک ہو،مختلف شکلوں اور ساخت والے لیکن پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ
squid)سکویڈ(shrimp)، شرمپ(scallops)، سکالوپس(octopus)، آکٹپس(lobsters)، لابسٹرز(mussels)، موسیلس(clams سکتے۔مثلاً کلیمے(
)۔اس میں آبی ممالیہ جانور مثلاً وہیل اور ڈولفن بھی شامل ہیں۔زیادہ تر علمائے کرام حلال سمجھتے ہوئے اسے کھاتے ہیں۔مگر کچھ oysters)، اویسٹر(
علمائے کرام اس کو حرام اور مکروہ سمجھتے ہیں۔

4۔بہت سے جانور جو آبی خوراک کے زمرے میں آتے ہیں۔یہ زیادہ تر پانی میں رہتے ہیں۔لیکن یہ پانی کے بغیر بھی زندہ رہ سکتے ہیں۔یہ ہوا میں بھی سانس لیتے ہیں۔عموماً یہ حلال نہیں سمجھے جاتے مگر کچھ علمائے کرام کے نزدیک یہ آبی جانور حلال ہیں۔مثلاً کریبز(crabs)، سنائلز(snails)، کچھوا(turtles,)، ایلیگیٹرز(alligators)اور مینڈک (frogs.)۔[2]

درج بالا سطور میں مچھلی کی تعریف کے ذریعے سمندری مخلوق کی تفریق و تعریف اور پہچان کی کوشش کی گئی۔اس کا ماحصل یہ ہے کہ مچھلی کی پہچان ہو سکے اور لوگ مچھلی اور سمندری مخلوق میں فرق کرنے میں کسی مشکل اور شک وشبہ میں نہ پڑیں۔ماہرین اہل علم کے اقوال اور رائے کے بعد اب حیاتیاتی طور پر جن کا مچھلی کی ذات، نسل اور زندگی کے بارے میں معلومات ہیں، کی رائے کو ذکر کرتے ہیں کہ تاکہ مسئلہ مزید واضح ہو جائے۔

سائنس کے نزدیک سانس لینے اور اخراج کے ذریعے سمندری مخلوق کی پہچان ہوتی ہے۔یعنی جدید سائنس کی رو سے مچھلی کا نظامِ تنفس یعنی سانس لینے کا بری حیوانات سے مختلف ہے۔چنانچہ جدید (The circulatory system) اور دورانِ خون کا نظام (The respiratory system) نظام سائنس کے مطابق عام طور پر بری حیوانات کے جسم میں اندرونی طور پر آکسیجن کے حصول اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج کا کام رگوں میں بہنے والے خون کے ذریعے ہوتا ہے۔جبکہ مچھلی اور دیگر پانی میں رہنے والے بحری حیوانات کے جسم میں اندرونی طور پر آکسیجن کے حصول اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج کا کام رگوں میں بہنے والے خون کی بجائے بنیادی طور پر پانی کے ذریعے گلپھڑوں کے راستے سے ہوتا ہے۔مچھلی کے نظامِ تنفس یعنی سانس لینے کے بارے میں انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا میں ہے: (The respiratory system) کے نظام

The Respiratory Sysytem: Oxygen and carbon dioxide dissolve in water, and most fishes exchange dissolved oxygen and carbon dioxide in water by means of the gills.[3]

ہو جاتے ہیں۔اور اکثر مچھلیاں پانی میں تحلیل شدہ آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کا گلپھڑوں (dissolve) آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ پانی میں تحلیل کے ذریعے تبادلہ کرتی ہیں۔

اس کتاب HALAL FOOD PRODUCTION جدید سائنس کے علاوہ دور جدید کے آرا میں سے ایک رائے پیش کی جارہی ہے۔کتاب کے باب نمبر 8 میں مچھلی اور آبی خوراک کے بارے میں تفصیل سے بحث کی ہے۔کتاب کے مصنفین نے سمندری مخلوق میں سے مچھلی مع اقسام کی بات کی ہے، جس کی بنیاد پر وہ اسے حلال وحرام بھی قرار دیتے ہیں:

(1) وہیل کھانے کی اجازت ہے۔اگرچہ یہ صحیح مچھلی نہیں ہے۔بلکہ یہ ممالیہ جانور ہے۔اسی طرح سارے جانور جو مکمل طور پر پانی میں رہتے ہیں، کھانے کے لیے حلال ہیں۔

(2) یہ ضروری نہیں کہ آبی جانور کو زمینی جانوروں کی طرح ذبح کیا جائے۔

(3) یہ بھی جائز ہے کہ مردہ آبی جانور کھائے جائیں تاہم اس میں کوئی بدبو یا خرابی نہ ہو۔

بعض علمائے کرام کے نزدیک صرف زندہ آبی جانور حلال ہیں۔ان کے مطابق اگر کوئی جانور مردہ مل جائے تو وہ زمینی مردہ جانوروں کی طرح حرام ہے۔زیادہ تر علمائے کرام کی نظر میں آبی خوراک اس پابندی سے مستثنیٰ ہے۔

درج بالا دونوں رائے کی بنیاد پر سمندری مخلوق مچھلی مع اقسام کی پہچان ہو جاتی ہے۔ان دو رائے سے فقط یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ سمندری مخلوق میں سے مچھلی مع اقسام کی پہچان ہو جائے اور لوگ سمندری مخلوق کے اندر مچھلی مع اقسام کا فرق کر سکے۔لیکن یہ سوال اپنی جگہ قائم ہے کہ ان میں سے کیا کھایا جائے اور کس سے پرہیز کیا جائے۔اس فن کے ماہرین اور سائنسی انداز سے اس کی تشریح کرنے والے اس سوال کا جواب نہیں دے سکتے کہ ان میں کیا کھایا جائے اور کس سے پرہیز کیا جائے۔کیونکہ یہ کام شریعت کا ہے کہ وہ راہنمائی کرے کہ سمندری مخلوق میں سے کیا کھایا جائے اور کس سے پرہیز کیا جائے۔شرعی احکامات جو فطرت اور عادت (عرف ورواج سمیت) کا الہامی علم اور بنیاد ہے۔اس بات کا بہتر فیصلہ کر سکتی ہے کہ انسان کے لیے سمندری مخلوق میں سے کیا کھانا بہتر ہے اور کونسی چیزیں ہیں جو انسان کو نقصان دے سکتی ہے۔ذیل کے سطر میں شرعی لحاظ سے سمندری مخلوق مچھلی مع اقسام پر بحث کی جارہی ہے:

شریعت کے احکامات سے حلال وحرام کا تصور واضح ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید سے اس کے بارے میں مطلق حکم ہوا ہے أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ[4] کہ سمندری کا شکار حلال ہے۔حدیث میں ذکر ہے کہ هو الطهور ماؤه الحل ميتته۔[5] پانی کا مردار حلال ہے۔

شریعت کے اس واضح حکم سے معلوم ہوتا ہے کہ سمندری مخلوق میں سے ہر چیز حلال ہیں۔ لیکن شرعی امور کے ماہرین جن میں امام ابوحنیفہؒ بھی شامل ہیں،اس آیت کو دوسری آیت سے ملا کر حکم نکال لیتا ہے کہ سمندر میں سے فقط مچھلی بالاتفاق حلال ہے اور دیگر چیزیں حرام ہیں۔ حرام ہونے کی دلیل بھی قرآن مجید سے دیتے ہیں۔

امام شافعیؒ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ وصید البحر میں کوئی فصل، کوئی استثنائی صورت اور دیگر کوئی واضح حکم موجود نہیں ہے لھذا آیت کا یہ حصہ تمام سمندری مخلوق کی حلت کا تقاضا کرتی ہے۔ یعنی سمندری مخلوق کے بارے میں کافی گہرا اختلاف پایا جاتا ہے۔ذیل کے مباحث میں اس بات کی وضاحت کی جارہی ہے۔

لیکن جس ملک کا جو معیار ہے، وہ اسی پر عمل کرنے کا مکلف ہے۔ ملائشیاء میں فقہ امام شافعیؒ کی بنیاد پر حلال خوراک معیارات کو مرتب کیا گیا ہے اور پاکستان میں امام ابوحنیفہ کی فقہی آرا کو بنیاد بنا کر معیارات کو ترتیب دیا گیا۔ دونوں ملک کے باشندے اپنے اپنے ملک کے معیارات پر عمل پیرا ہونے پر مجبور ہیں۔ اور اسی طرح ہر مسلک کا پیروکار ایک ہی وقت میں ایک ہی مسلک پر عمل کرے گا۔

سمندری مخلوق مچھلی مع اقسام کے بارے میں فقہی آئمہ کرام نے گہرائی اور تحقیق کے ساتھ کام کیا ہے۔ان آئمہ کرام میں سے امام ابوحنیفہ جو فقہ کا امام مانا جاتا ہے، کو اور امام شافعیؒ جو فقہ شافعیؒ کی ابتدا کرنے والی شخصیت ہیں۔ پاکستان اور ملائشیاء کے معیارات انہی فقہا کی آرا پر مبنی ہیں۔ان کے دلائل ایک ہی آیت اور حدیث سے ہیں لیکن استدلال، استخراج اور استنباط کا منہج مختلف ہے۔ سمندری مخلوق کے بارے میں ذیل کے سطور میں امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ کے اقوال کو ذکر کیا جارہا ہے۔اس کے بعد حلال خوراک معیارات پر بحث ہوگی۔

مبحث دوم: مسلک امام ابو حنیفہؒ

فقہی اصولوں میں امام ابوحنیفہ کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ جب بھی فقہی بحث شروع کی جاتی ہے تو فقہی حنفی کو لازمی اس میں شامل کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں حلال خوراک معیارات میں جب فقہ کو شامل کیا گیا تو امام ابوحنیفہ کو لیا گیا۔اس کا حلال معیارات پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ پاکستان کے خوراک معیارات میں امام ابوحنیفہ نے سمندری مخلوق میں سے صرف مچھلی کو حلال قرار دیا ہے۔انہوں نے اس کی دلیل میں قرآن مجید کی أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ آیت کا حصہ پیش کیا۔ مچھلی کے علاوہ جو بھی مخلوق ہے، وہ حرام ہے۔اس کی حرمت کی دلیل قرآن مجید کا حکم وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ[6] پیش کیا ہے۔

دلیل طبعی میں کہا ہے کہ یہ الخبیث ما یستخبثه الطبع السلیم، وما سوی السمك یستخبثه الطبع السلیم فیحرم[7] سلیم الطبع انسان خبیث مخلوق کو نہیں کھاتا۔ مچھلی طبیعت کو اچھی لگتی ہے اور کوئی بھی انسان اس سے کراہت محسوس نہیں کرتا۔ نہی عن قتله والنهی عن قتل الحیوان نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مینڈک کے قتل اور دوائی سے منع کیا ہے۔[8] حافظ المنذری فرماتے ہیں کہ مینڈک کی وجہ سے مچھلی کے علاوہ تمام سمندری مخلوق حرام ہے۔ مینڈک کے علاوہ سمندری مخلوق میں سے سمندری انسان، خنزیر اور کتا بالاتفاق حرام ہے۔امام ابوحنیفہ خباثت کی وجہ سے جبکہ دیر آئمہ کرام انسان کی کرامت اور کتا و خنزیر کی خباثت کی وجہ سے حرام قرار دیتے ہیں۔[9] امام ابوحنیفہ پر کوئی یہ سوال کرے جو حدیث میں ذکر ہے اور حدیث عنبر کے نام سے مشہور ہے۔[10]

اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ نے خاص ان کے لیے بھیجا تھا اور ایسے واقعات استثنائی حالت میں ہوتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ ایسے واقعات کو اضطراری حالت کہتے ہیں۔ جس میں ان کے پاس کوئی چیز کھانے کی نہیں تھی۔

قدوری جوکہ فقہی حنفی کی کتاب ہے، میں ذکر ہے کہ ولا یؤکل من حیوان الماء إلا السمك ویکره أکل الطافی منه ولا بأس بأکل الجریث والمارماهی۔[11] سمندری مخلوق میں سے صرف مچھلی حلال ہے۔ سمک طافی کا کھانا مکروہ ہے اور مچھلی کی دو قسمیں جریث اور مارماہی کھانے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ ردالمختار علی الدر المختار میں لکھا ہے کہ ولا یحل حیوان مائی إلا السمك الذی مات بآفة ولو متولدا فی ماء نجس۔[12] سمندری مخلوق میں سے صرف مچھلی حلال ہے اور جو آفات سے مر جائے یا گندے پانی میں ہو تو حرام ہے۔

الهداية جو فقہ حنفی کی کتاب ہے، اس کی شرح کتاب البناية میں بھی اس کا ذکر موجود ہے کہ فقط مچھلی حلال ہے۔[13] وقال شيخ الإسلام خواهر زادة: ويكره أكل ما سوى السمك من دواب البحر عندنا كالسرطان، والسلحفاة، والضفدع وخنزير الماء. سمندری مخلوق میں سے صرف مچھلی ہے۔اور دیگر تمام سمندری مخلوقات مینڈک اور خنزیر (سمندری) کی طرح حرام ہے۔امام کرخی نے بھی کہاہے کہ وقال الكرخي رَحِمَهُ اللَّهُ كره أصحابنا كل ما في البحر إلا السمك خاصة فإنه حلال أكله إلا ما طفى منه فإنهم كرهوه. سمندری مخلوق میں سے صرف مچھلی حلال ہے۔

بدائع الصّنائع میں بھی ذکر ہے کہ سمندری مخلوق میں سے صرف مچھلی حلال ہے۔ابن أبي ليلى کا بھی قول ذکر کیا ہے کہ مچھلی کے علاوہ دیگر سمندری مخلوقات مینڈک، سرطان، سمندری سانپ۔ سمندری کتا اور خنزیر میں شامل ہے۔[14] امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک سمندری مخلوق میں سے صرف مچھلی حلال ہے۔ باقی تمام سمندری مخلوق حرام ہے۔ گویا ان کے ہاں مچھلی کے اقسام نہیں ہے البتہ اہل لسان اور اہل لغت جس کو مچھلی کہے، وہ مچھلی شمار ہو گی۔

درج بالا اقوال سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ فقہ حنفی میں سمندری مخلوق میں سے صرف مچھلی حلال ہے۔اور اس کی حلت کی وجہ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کی واضح ہدایات ہیں۔ مچھلی کے علاوہ تمام سمندری مخلوق حلال نہیں ہے۔اور مچھلی کی تعریف یہ بتائی ہے کہ اہل لسان اور اہل لغت جو کو مچھلی کہے، وہ مچھلی شمار ہو گی۔ حرمت کی دلائل بھی قرآن وحدیث سے ماخوذ ہیں۔ان کے ہاں مچھلی کے اقسام نہیں ہے البتہ اہل لسان اور اہل لغت جس کو مچھلی کہے، وہ مچھلی شمار ہو گی۔

مبحث سوم: مسلک امام شافعیؒ

فقہی اعتبار سے دوسرا بڑا مسلک امام شافعیؒ کا ہے۔ حلال خوراک معیارات میں فقہ شافعی کو بہت سارے ممالک نے استعمال کیا ہے۔ان ممالک میں ملائشیاء نے سب سے پہلے حلال خوراک معیارات بنائے اور فقہ شافعیؒ کو استعمال کیا۔ فقہ شافعیؒ میں سمندری مخلوق مچھلی مع اقسام کے بارے میں جو رائے موجود ہیں، ان کا ذیل میں ذکر کیا جارہا ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ مچھلی سمیت سمندری مخلوق تمام حلال ہیں۔ دلیل میں وہ قرآن مجید کی أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ [15] پیش کرتے ہیں۔ یہ دلیل امام ابو حنیفہ بھی پیش کرتے ہیں لیکن امام شافعی کہتے ہیں کہ یہاں یہ بغیر کسی فصل اور دوسرے حکم کے ذکر ہوا ہے یعنی استثنائی صورت کے طور پر کسی اور حکم کا ذکر موجود نہیں ہے۔ صرف سمندر کا ذکر ہو رہا ہے کہ سمندر کا شکار جس میں تمام مخلوقات شامل ہیں، حلال ہیں۔

حدیث سے بھی دلیل پیش کرتے ہیں کہ هو الطهور ماؤه الحل ميتته۔[16] سمندر کا پانی بھی پاک اور اس کا مردہ بھی پاک ہے۔ عقلی دلیل یہ دیتے ہیں کہ سمندری مخلوق میں کوئی خون نہیں ہوتا، اس لیے جس میں خون نہ ہو تو وہ فطری طور پر حلال ہے۔اور جس مخلوق میں خون ہو تو وہ پانی میں نہیں رہ سکتا۔ سمندری مخلوق میں خون نہ ہونا مچھلی کی مشابہت رکھتا ہے، جس کی وجہ سے سارے حلال ہیں۔ خنزیر، کتا اور انسان کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ حرام ہے۔امام أحمد اور امام ابن الجلاب البصری نے فرمایا ہے کہ وصيد البحر حلال أكله ويكره أكل كلب الماء وخنزيره من غير تحريم له. امام لیثؒ نے بھی اس کی تائید کی ہے۔ سمندری مینڈک حدیث کی رو سے بالاتفاق حرام ہے۔

امام مالک نے بھی امام شافعی کی رائے کو پسند کیا ہے۔اور ابن ابی لیلی اور دیگر اهل الظواهر علمائے کرام نے امام شافعیؒ کی رائے کو ترجیح دی ہے۔ امام احمدؒ کا بھی یہی قول اور دلائل ہیں۔[17]

علامہ کمال الدین الدمیری جو کہ مسلک شافعی سے تعلق رکھتے ہیں اور سمندر کی تمام مخلوقات کو حلال قرار دیتے ہیں۔[18] فقہ امام شافعی کا شارح شمس الدين الشربيني نے اپنی تصنیف مغني المحتاج إلى معرفة ألفاظ المنهاج میں لکھاہے کہ سمندری مخلوق میں سے مچھلی بالاتفاق جائز ہے اور اس کے علاوہ سمندری مخلوق کا حکم بری مخلوق کی ہے۔ جو بری مخلوق حلال ہے، وہ سمندر کا بھی حلال ہے جیسے بری کتا اور گدھا حرام ہے تو سمندری کتا اور گدھا بھی حرام ہے۔[19]

شمس الدین الشربینیؒ نے طیب لفظ پر فرمایاکہ لفظ طیب سے چار(4)امور مراد ہے۔ طیب سے مراد حلال ہے(يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ[20])دوسرے نمبر پر طیب سے مراد طاہر یعنی پاک کرنے والی چیز ہو۔ جیسے (فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا[21]) تیسرے نمبر طیب وہ ہے جس سے کوئی ضرر اور نقصان کااندیشہ نہ ہو(هَذَا يَوْمٌ طَيِّبٌ)۔طیب کا چوتھااور آخری مراد یہ ہے کہ اسے پانے میں آسانی ہو۔ هَذَا طَعَامٌ طَيِّبٌ (حَيَوَانُ الْبَحْرِ)(یعنی اس مراد سمندری مخلوق ہے)۔[22]

سمندری مخلوق کی تعریف یہ ہے کہ پانی میں زندہ رہے اور اگر پانی سے باہر بھی رہے تو اس کا حکم اس بری جانور کی طرح ہوگا، جس کا ذبح کے بعد حلت واقع ہوتی ہو۔ مینڈک اور ان دیگر حرام جانوروں کا حکم جو حدیث میں واضح ارشاد ہے، نص کی وجہ سے حرام ہے۔

سمندری مخلوق کی تعداد کے بارے میں امام قزوینیؒ فرماتے ہیں کہ کہ ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ لِلَّهِ تَعَالَى ثَمَانُونَ أَلْفَ عَالَمٍ ، أَرْبَعُونَ أَلْفًا فِي الْبَحْرِ ، وَأَرْبَعُونَ أَلْفًا فِي الْبَرِّ"یعنی اسی ہزار(80،000)مخلوقات ہیں۔ان میں سے40ہزار(40،000)مخلوقات پانی مکیں رہتے ہیں۔مزید حدیث کاذکر فرماتے ہیں إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ فِي الْأَرْضِ أَلْفَ أُمَّةٍ،سِتُّمِائَةٍ فِي الْبَحْرِ،وَأَرْبَعُمِائَةٍ فِي الْبَرِّ۔[23]کہ پوری دنیامیں ایک ہزار مخلوقات ہیں ان میں سے چھ سو(600)مخلوقات پانی میں رہتے ہیں اور باقی خشکی کے ہیں۔

مقاتل بن حیان نے مچھلی کی تعریف بیان کی ہے کہ وہ مچھلی وہ ہے جس کی شکل مشہور ہے(یعنی جسے لوگ مچھلی میں شمار کرے)۔اور سمک طافی کے بارے میں فرمایا سمک طافی وہ ہے جس کی موت پانی میں واقع ہوئی ہو مرنے کی وجوہات جو بھی ہو۔سیلاب، دھماکہ، سر پھوڑے کوئی یا پتھر سے لگ کر مر جائے، کسی اور آفت یا طبعی موت مرے۔تو بھی حلال ہے اس دلیل کے ساتھ جس میں کہا گیا أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ۔[24] گویا یہ سمک طافی بھی شکار کے نتیجے میں مرا ہے اور اسے کھایا جائے گا۔جمہور علمائے کرام فرماتے ہیں کہ سمک طافی کا کھانا بھی پانی کی مخلوق ہونے کی وجہ سے جائز ہے۔دلیل میں وہ حدیث پیش کرتے ہیں جس میں کہا گیا(هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ)[25]مزید فرماتے ہیں کہ حدیث عنبر جو ساحل سمندر پر مرا ہوا تھا بھی ہے جس کو کھایا گیا۔نبی کریم ﷺ نے اس بھی کوئی تنکیر نہیں کی۔

البتہ اس صورت میں نہیں کھایا جائے گا جب وہ پھول جائے۔پھول جانے سے پھٹ جائے۔کیونکہ اس سے نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے۔امام جوینیؒ اور امام شاشیؒ فرماتے ہیں کہ اس میں توقف ہے کہ یہ موت کی وجوہات معلوم کی جائے۔اس کی تفسیر الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ آیت کے حصے میں گزر گئی ہے۔وہ چھوٹی مچھلی جو پیٹ کے اندر ہو، کو پیٹ چاک کرکے نکالا جائے، حلال ہے۔یہ اس صورت میں ہوگا جب وہ ماں کی پیٹ میں مچھلی کی شکل میں موجود ہو۔جس پر مچھلی کا اطلاق ہو۔مچھلی ہو ہوتی ہے جس کی شکل خنزیر کی طرح نہ ہو۔سمندری کتا جائز ہے اس حدیث کی رو سے جس میں فرمایا گیا۔ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ" كُلُّ دَابَّةٍ تَمُوتُ فِي الْبَحْرِ فَقَدْ ذَكَّاهَا اللهُ لَكُمْ ۔[26] حضرت ابو بکر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ سمندری کا ہر جاندار جو پانی میں مرے، ذبح کے ساتھ حلال ہے۔

یہاں تک مصنف نے مچھلی کی پہچان کی جو شکل مشہور ہو، وہی مچھلی ہے۔

اور اگر صورت مچھلی کی طرح نہ ہو تو دیکھا جائے گا کہ اس کی شکل بری حلال جانور کی طرح ہے یا نہیں۔اگر ہو تو مچھلی میں شمار ہوگا۔حدیث عنبر کی رو سے کوئی جانور بری میں نہیں ملتا۔وہ واحد جانور تھا جو فقط سمندری میں ہوتا ہے۔اور خشکی میں نہیں ہوتا۔

سرطان مچھلی کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس میں اختلاف ہے۔ابن عبد السلامؒ اور اس کے ہم عصر علمائے کرام اسے حلال قرار دیتے ہیں۔کیونکہ یہ پانی میں

رہتا ہے۔امام زرکشیؒ فرماتے ہیں کہ پانی میں اس کی پیدائش ہوتی ہے۔علامہ دمیریؒ فرماتے ہیں کہ اس کی حرمت پر کوئی دلیل نہیں ہے۔امام شافعیؒ کا اس بارے میں یہ قول ہے کہ جو پانی میں زندگی گزارے، وہ حلال ہے۔اور اس کی دلائل وہ ہیں جو اوپر گزرے ہیں۔[27]

فقہ امام شافعی کا دوسرے شارح امام نوویؒ نے اپنی کتاب کتاب المجموع شرح المھذب میں لکھا ہے کہ مچھلی اور ٹڈی دل بغیر ذبح کے حلال ہے۔اس کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں فرمایا گیا کہ أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ السمك والجراد۔[28]

فقہ شافعیؒ کے دلائل سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مچھلی بالاتفاق حلال ہیں۔اور اس کے ساتھ سمندری مخلوق بھی حلال ہیں۔سمک طافی کو بھی حلال سمجھتے ہیں اور دیگر سمندری اقسام کو بھی حلال سمجھتے ہیں۔کیونکہ وہ پانی میں رہتے ہیں۔ان کے نزدیک مچھلی وہ ہے جو مشہور اور عام ہو۔لوگ اسے مچھلی میں شمار کرے۔البتہ حدیث میں وضاحت کے ساتھ جن سے منع کیا گیا ہے، وہ بالاتفاق حرام ہیں۔

فقہ حنفی و فقہی شافعیؒ کے دلائل سے بات سامنے آتی ہے سمندری مخلوق کے بارے میں دلائل کی بنیاد پر فرق ہے۔یہی فرق پاکستان اور ملائشیاء کے حلال معیارات میں بھی نمایاں ہیں۔

پاکستان نے حلال خوراک معیارات بنایا ہے، اسے PS:3733 کا نام دیا گیا۔اور ملایشیا نے جو حلال خوراک کے لیے جو معیار بنایا ہے، اس کو MS:1500 کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔اس کے اندر فقہی مسالک کو استعمال کیا گیا ہے۔کہ جو جس ملک میں رہتا ہے، اسی ملک کے مسلک کو اختیار کرے گا۔یہ معیارات زیادہ تر فقہی بنیادوں پر ہوتے ہیں اور فقہ اختلافی مسائل کا نام ہے۔جس فقیہہ کے دلائل مضبوط، اسے قبولیت عام مل جاتی ہے۔شریعت نے جن چیزوں میں یکساں حکم دیا ہو (یعنی کرنے اور نہ کرنے کا حکم)، وہاں آئمہ کرام نے طبائع کی بنیاد پر اس پر حکم لگا دیا ہے۔مثال کے طور پر علمائے کرام نے اس کا خیال رکھا ہے کہ علاقوں کے لوگ اسے فطرتاً پسند کرتے ہوں، ان کی طبعیتیں اس کے استعمال کو بہتر سمجھتی ہوں تو وہاں فقہ جواز کا حکم دیتی ہے۔

اسی فقہ کو جب حلال معیارات میں استعمال کیا گیا ہے، تو یہی حکم ہے کہ جو حلال ہے اسے حلال سمجھا جائے اور جو حرام ہے اسے حرام سمجھا جائے۔مشتبہ کا حکم اہل علاقہ کے علماء دے سکتے ہیں اور مکروہ کا فیصلہ بندہ خود ہی کر سکتا ہے۔

بحث سوم: MS:1500 میں مچھلی کی تعریف

ملائشیاء کے حلال خوراک معیارات میں فقہی تعریفات، فقہ شافعیؒ کے تناظر میں کی گئی ہیں، ان میں مچھلی کی تعریف اور پہچان امام ابوحنیفہؒ کے مسلک سے الگ اور مختلف ہیں۔ملائشیاء کے حلال معیارات میں سمندری مخلوق کی تعریف جن دلائل سے کی گئی ہے، اس کا مصدر قرآن و حدیث ہی ہیں، امام شافعیؒ نے جس استدلال سے تعریف کی ہے، وہ ذیل میں درج کیا جا رہا ہے:

سمندری مخلوق: سمندری مخلوق وہ جانور ہیں جو پانی میں رہتے ہیں۔اور اس سے باہر نہیں رہ سکتے۔جیسے مچھلی۔تمام آبی جانور حلال ہیں سوائے ان کے جو زہریلا، نشہ آور یا مضر صحت ہو۔وہ جانور جو زمین اور پانی دونوں طرح رہتے ہیں جیسے مگرمچھ، کچھی اور مینڈک حلال نہیں ہیں۔[29]

ملائشیاء نے مچھلی کی پہچان یہ کرائی ہے کہ پانی میں ہی اس کی پیدائش، حیات و موت ہو۔اور سمندری مخلوق پانی میں ہی پیدائش رکھتی ہو۔حیات اور موت بھی رکھتی ہو تو اس جانور کا کھانا حلال ہے۔یہ تعریف فقہ میں امام شافعیؒ کے قول سے لیا گیا ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ سمندر کی تمام مخلوقات کا کھانا جائز ہے۔امام شافعیؒ نے یہ حکم قرآن مجید[30] اور حدیث[31] سے اخذ کی ہے۔اس حوالے سے امام شافعیؒ کے جو اقوال مذکور ہیں، وا اوپر اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

بحث سوم: PS:3733 میں مچھلی کی تعریف

درج بالا ان امور کے جائزے کے بعد ذیل میں سمندری مخلوق مچھلی مع اقسام کے حوالے سے پاکستان کے حلال معیارات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔پاکستان کے حلال خوراک معیارات میں سمندری مخلوق کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

آبی مخلوق: وہ سمندری مخلوق جن کی پیدائش و موت پانی میں ہوتی ہے۔زندگی کا انحصار پانی پر ہوتا ہے۔تمام اقسام کی مچھلیاں حلال ہیں۔حلال ہونے کی شر

ط یہ ہے پانی میں ان کی طبعی موت نہ ہوئی ہو۔ طبعی موت، بیماری یا وائرس وزہر کی وجہ سے مری ہوئی مچھلی حرام ہے۔ جن کے اندر زہر ہو وہ بھی حرام ہیں۔ پانی وخشکی میں رہنے والے جانور حرام ہے۔ جیسے مگرمچھ و کچھوا، سانپ کی اقسام بھی، مینڈک بھی حرام ہے۔32اس تعریف سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ فقط مچھلی حلال ہے۔33 آبی حیات میں امام ابو حنیفہ کے نزدیک صرف مچھلی حلال ہے بقیہ کوئی بھی جانور حلال نہیں۔ مردار ہو تو حرمت علیکم المیتۃ میں داخل ہے۔ حضورؐ نے اس سے صرف مچھلی اور ٹڈی کا استثناء فرمایا ہے اور زندہ ہو تو خبائث میں داخل ہے۔

خلاصہ

ان معیارات میں جہاں فرق آرہا ہے، وہ فقہی اصطلاحات، تعریف اور دلائل وآرا کی بنیاد پر ہے۔ جبکہ ملکی حالات کی وجہ سے بھی حلال معیارات میں فرق موجود ہے۔ یوں تو اس کی کافی مثالیں ہیں اور اوپر اس کا ذکر بھی ہو چکا ہے البتہ سمندری مخلوق، مچھلی مع اقسام کی تعریف وتوضیح کے بارے میں تقابل کرنا اہم ہے۔ سمندری مخلوق کائنات کی وسیع دنیا ہے۔ اس میں ہر قسم، شکل اور وجود کے جانور پائے جاتے ہیں۔ دونوں ممالک نے اس کی تعریف مختلف کی ہے۔ خاص کر مچھلی مع اقسام کی بحث موجود دور میں بھی کی جارہی ہے کہ اس میں سے کیا کھایا جائے اور کس سے پرہیز کیا جائے۔ دونوں کی تعریف میں بڑا فرق ہے۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ پاکستانی معیارات میں واضح طور پر صرف مچھلی حلال ہے اور ملائیشین معیارات میں سمندری مخلوق سارے حلال ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

1- https://muslimversity.com/is-seafood-halal/ . یکم ستمبر 202220221 September

2- Mian N. Riaz, Ibat . Halal Food Production, Muhammad M. Chaudry ,

3- https://www.britannica.com/animal/fish/The-respiratory- 19ستمبر 2022

4. المائدة 96:5

Al-Ma'idah 96:5

5۔ أبو داود سليمان بن الأشعث السجستانی، **سنن ابی داود**، كِتَاب الطَّهَارَةِ، باب الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَحر (بيروت: المكتبة العصرية، صيدا - لبنان)

Abu Dawood Sulaiman bin al-Ash'ath al-Sajistani, Sunan Abi Dawood, Kitab al-Taharah, Bab al-Wudu' bi Ma'i al-Bahr (Beirut: al-Maktabah al-'Asriyah, Saida, Lebanon).

6۔ الأعراف 157:7

Al-A'raf 157:7

7۔ بدر الدین العینی، البناية شرح الهداية، كتاب الذبائح، فصل فيما يحل أكله وما لا يحل، حيوان البحر من السمك ونحوه، ج 11۔ صفحہ 506

Badr al-Din al-Ayni, Al-Binayah Sharh al-Hidayah, Kitab al-Dhahayih, Fasl fi Ma Yuhal Akluhu wa Ma La Yuhal, Haywan al-Bahr min al-Samak wa Nahwuh, Jild 11, Safha 506.

8۔ **سنن ابن ماجه**، كتاب الصيد، بَابُ: مَا يُنْهَى عَنْ قَتْلِهِ ۔ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عن الضفدع يجعلها فی دواء فنهى عن قتلها »

Sunan Ibn Majah, Kitab al-Sayd, Bab: Ma Yunha 'an Qatlhi - "An al-Difda' Yaj'aluhafi Dawa'in Fahua 'An Qatlihi."

9۔ أبو بكر محمد بن إبراهيم بن المنذر النيسابوری، **الأوسط فی السنن والإجماع والاختلاف**، (الرياض: دار طيبة - السعودية الطبعة: الأولى - 1405ھ، 1985 م) وقال مالك - رَحِمَهُ اللَّهُ - وجماعة من أهل العلم بإطلاق جميع ما فی البحر، واستثنى بعضهم الخنزير والكلب والإنسان وعن الشافعي۔

Abu Bakr Muhammad bin Ibrahim bin al-Mundhir al-Naysaburi, Al-Awsat fi al-Sunan wal Ijma' wal Ikhtilaf, Riyadh: Dar Taybah - Saudi Arabia, First Edition, 1405 AH, 1985 CE. Malik and a group of scholars have permitted all creatures from the sea, while some have exempted the pig, dog, and human, and according to Shafi'i.

10۔ امام بخاری، **صحیح البخاری**، كِتَاب الشَّرِكَةِ، بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَالنَّهْدِ وَالْعُرُوضِ

Imam Bukhari, Sahih al-Bukhari, Kitab al-Shirkah, Bab al-Shirkah fi al-Ta'am wal Nahd wal 'Urwud.

11۔ **أحمد بن محمد بن أحمد أبو الحسين القدوری**، كتاب مختصر القدوری، **كتاب الصيد والذبائح (بيروت: دار الكتب العلمية**،

Ahmad bin Muhammad bin Ahmad Abu al-Husayn al-Quduri, Kitab Mukhtasar al-Quduri, Kitab al-Sayd wal Dhuhahih, Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah.

12۔ محمد أمين بن عمر بن عبد العزيز عابدين الحنفی، **رد المحتار على الدر المختار** (بيروت: دار الفكر - بيروت الطبعة: الثانية، 1412ھ - 1992م) 306:6۔

Muhammad Amin bin 'Umar bin 'Abd al-Aziz Abidin al-Hanafi, Radd al-Muhtar 'ala al-Dur al-Mukhtar, Beirut: Dar al-Fikr, Second Edition, 1412 AH, 1992 CE, Volume 6, page 306.

13۔ **بدر الدین العینی**، البناية شرح الهداية، **كتاب الذبائح، فصل فيما يحل أكله وما لا يحل، حيوان البحر من السمك ونحوه، ج 11۔ صفحہ 506**

Badr al-Din al-Ayni, Al-Binayah Sharh al-Hidayah, Kitab al-Dhahayih, Fasl fi Ma Yuhal Akluhu wa Ma La Yuhal, Haywan al-Bahr min al-Samak wa Nahwuh, Jild 11, Safha 506.

14۔ ابی بکر ابن مسعود الكاسانی، **بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع**، ج 5، ص 36۔

Abu Bakr Ibn Mas'ud al-Kasani, Bada'i al-Sana'i fi Tartib al-Shara'i, Volume 5, Page 36.

15۔ المائدة 96:5

Al-Ma'idah 96:5

16۔ **سنن ابی داود**، كِتَاب الطَّهَارَةِ، باب الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَحر

Sunan Abi Dawood, Kitab al-Taharah, Bab al-Wudu' bi Ma'i al-Bahr.

17۔بدر الدین العینی، کتاب البنایة شرح الهدایة ایضاً، ج11۔صفحه210

.210Badr al-Din al-Ayni, Al-Binayah Sharh al-Hidayah, Jild 11, Safha

18۔علامہ کمال الدین الدمیری، **کتاب الحیوان**، ایضاً

19۔ شمس الدین محمد بن محمد الخطیب الشربینی، **مغنی المحتاج إلی معرفة ألفاظ المنهاج** ، كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ حَيَوَانُ الْبَحْرِ السَّمَكُ مِنْهُ حَلَالٌ كَيْفَ مَاتَ (بیروت،: دار الكتب العلمية - سنة النشر: 1421 - 2000)

Shams al-Din Muhammad bin Muhammad al-Khateeb al-Shirbini, Mughni al-Muhtaj ila Ma'rifat Alfaz al-Minhaj, Kitab al-At'imah, Haywan al-Bahr al-Samak minhu Halal Kaifa Maata (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 1421 AH, 2000 CE).

20۔ المومنون51:23

Al-Mu'minun 51:23

21۔ النساء43:4

An-Nisa 43:4

22۔ شمس الدین محمد بن محمد الخطیب الشربینی، **مغنی المحتاج إلی معرفة ألفاظ المنهاج** ، ایضاً

Shams al-Din Muhammad bin Muhammad al-Khateeb al-Shirbini, Mughni al-Muhtaj ila Ma'rifat Alfaz al-Minhaj.

23۔ أبو محمد الحسين بن مسعود البغوی، **معالم التنزيل فی تفسير القرآن ۔تفسير البغوی** ،(بیروت:دار إحياء التراث العربی -بیروت)۔تفسیر سورة الفاتحة، الطبعة: الأولى، 1420ھ

Abu Muhammad al-Husayn bin Mas'ud al-Baghawi, Ma'alim al-Tanzil fi Tafsir al-Qur'an, Tafsir al-Baghawi, Beirut: Dar Ihya al-Turath al-Arabi, Beirut. Tafsir Surah al-Fatihah, First Edition, 1420 AH.

24۔ المائدة96:5

Al-Ma'idah 96:5

25۔ **سنن ابی داود**، كِتَاب الطَّهَارَةِ، بَاب الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَحرِ ۔

Sunan Abi Dawood, Kitab al-Taharah, Bab al-Wudu' bi Ma'i al-Bahr.

26۔ أبو الحسن علی بن محمد بن محمد بن حبيب البصری البغدادی، **الشهير بالماوردی، الحاوی الكبير فی فقه مذهب الإمام الشافعی وهو شرح مختصر المزنی**، (بیروت: دار الكتب العلمية، بیروت-لبنان الطبعة: الأولى، 1419ھ-1999م)

Abu al-Hasan 'Ali bin Muhammad bin Muhammad bin Habib al-Basri al-Baghdadi, known as Al-Mawardi, Al-Hawi al-Kabir fi Fiqh Madhhab al-Imam al-Shafi'i, a commentary on Mukhtasar al-Muzani, Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, First Edition, 1419 AH, 1999 CE.

27۔شمس الدین محمد بن محمد الخطیب الشربینی، **مغنی المحتاج إلی معرفة ألفاظ المنهاج** ، كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ حَيَوَانُ الْبَحْرِ السَّمَكُ مِنْهُ حَلَالٌ كَيْفَ مَاتَ (بیروت،: دار الكتب العلمية - سنة النشر: 1421 - 2000)

Shams al-Din Muhammad bin Muhammad al-Khateeb al-Shirbini, Mughni al-Muhtaj ila Ma'rifat Alfaz al-Minhaj, Kitab al-At'imah, Haywan al-Bahr al-Samak minhu Halal Kaifa Maata (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 1421 AH, 2000 CE).

28۔ يحيى بن شرف النووی، الشافعی ،كتاب المجموع شرح المهذب، الجزء التاسع كتاب الأطعمة باب الصيد والذبائح(اسطنبول: دار السمان : مكتبة الإرشاد للطباعة والنشر والتوزيع۔) 74:9

Yahya bin Sharaf al-Nawawi, al-Shafi'i, Kitab al-Majmu' Sharh al-Muhadhdhab, Part Nine, Kitab al-At'imah, Bab al-Sayd wal Dhuhahih, Istanbul: Dar al-Saman: Maktabat al-Irshad li al-Tiba'ah wal Nashr wal Tawzi', 74:9.

29۔ایضاً

Ibat

30۔المائدة 96:5۔ أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ۔ تمہارے لیے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا۔

Al-Ma'idah 96:5."Uhillat lakum sayyidu al-bahr wa ta'amuhu." Tumharay liye samundar ka shikar aur is ka khana halal kar diya gaya.

31۔ أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ، وَفَأَمَّا الْمَيْتَتَانِ: فَالْحُوتُ وَالْجَرَادُ، اور هو الطهور ماؤه الحل ميتته۔

Uhillat lana maytatani, fa-amma al-maytatani, fa al-hootu wal-jaradu, aur ho tayn mai'ahu huw al-tahuru ma'uhu al-hillu maytatu۔

32۔ Final draft Pakistan standard specification for Halal Food Management system Ibid

33۔دلیل یہ ہے کہ ویحرم علیهم الخبائث اللہ تعالیٰ نے خبیث چیزوں کو حرام قرار دیا ہے۔ مچھلی کے علاوہ تمام چیزیں خبیث ہیں۔

Dalil yeh hai ke wahi Haram alaihim al-khaba'ith Allah Ta'ala ne khabaith cheezein ko Haram qarar diya hai. Machli ke ilawa tamam cheezein khabaith hain